سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (ع۳/۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

# نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
۱۴۷ وارث روڈ ۔ لاہور
پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ ۔ لاہور
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم ۔ اے ایمپرس روڈ ۔ لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر نور افشاں ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

| جلد ۴۷ ۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۶ اگست سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۲ |
|---|---|---|

## قبرستان کی سیر

### درس عبرت

(جناب ڈاکٹر چوہدری غلام حیدر صاحب)

پہلی آواز

میں بھی مصروف مسرت تھا سراپا ناز تھا
زیب تن سنجاب تھا تاج نعم بالائے سر
تھے محلوں میں ہزاروں سیم تن کے فانوس تھے
تھے ہزاروں دست بستہ میری خدمت کیلئے
مہ جبینوں کا تھا مجمع اور بزم انبساط
ہر گھڑی میں گلرخان دہر سے مسرور تھا
رنگ سے تھا بے خبر دل کو نہ تھی کوئی خلش
تھا حسینوں میں حسیں یکتا سراپا ناز تھا
لیکن اس سے بے خبر تھا ایک دن وہ آئیگا
او غافل تو مرے سر کو نہ یوں ٹھکرا کے چل
یہ جوانی جس پہ تو چلتا ہے اتراتا ہوا

ہر ادا پر کیف تھی ہر دم نیا انداز تھا
ہاتھ اٹھتے تھے سلامی کے لئے جاتا جدھر
رہبر عالم کے مجھ سے خود بخود مانوس تھے
رہ گئے دنیا میں میرے محل ہی جنت کیلئے
دور سے چلتا تھا تھے ہر طرح کے عیش و نشاط
عیش و عشرت سے مرا دل ہر گھڑی معمور تھا
میرے دشمن جانتے تھے تابی درد و خلش
مہ جبینوں میں مرا اک سحر انداز تھا
منہ لگاتا تھا نہ جس کو وہ مجھے ٹھکرائیگا
تجھکو بھی آ کر اسی بستی میں بسنا ہوگا کل
درحقیقت ہے یہ دریا سے فنا بہتا ہوا

| | | |
|---|---|---|
| | میں بھروسہ کر کے اس پر ہائے پچھتاتا ہوں اب<br>چار دن کی چاندنی قائم رہا کرتی ہے کب | |

کچھ نہ تھا معلوم مجھکو دلستانی کے سوا
جب نقاب چہرۂ زیبا اٹھا دیتی تھی میں
دیکھتا تھا جو مجھے ہوتا تھا وہ مجھ پر فدا
تختۂ مشق مضامین شاعروں کے واسطے
میں وہی ہوں سنگدل ظالم کہ تھا جسکا لقب
میں وہی ہوں جسکی زلفوں کو گھٹا کہتے تھے سب
کوئی کہتا تھا مجھے غارتگر دنیا و دین
شمع رو کہتا تھا کوئی کوئی کہتا شعلہ رو
بادشاہوں کے بھی سر جھکتے تھے میرے سامنے
روٹھ جاتی تھی تو سب مل کر مناتے تھے مجھے
الغرض موجود تھے سب ناز اٹھانے کیلئے
نعمت دنیا سے پر رہتا تھا ہر دم دل مرا
جس طرف جاتی تھی اک محشر بپا کرتی تھی میں
اپنی صورت دیکھ کر ہوتی تھی حیرانی مجھے
یک بیک آئی مری جانب اجل کی جو ہوا

تھی نہیں مشہور بدمست جوانی کے سوا
اک قیامت کا سماں ہر دم دکھا دیتی تھی میں
لوٹتے رہتے تھے کتنے بسمل ناز و ادا
تختۂ مشق محبت عاشقوں کے واسطے
میں وہی بے رحم ہوں جس پر فدا ہوتے تھے سب
میں وہی ہوں جسکی قامت کو بلا کہتے تھے سب
میں وہی ہوں جسکے در پر سب کی ہوتی تھی جبیں
بے وفا کہتا تھا کوئی مجھکو کوئی حیلہ جو
پہلواں جو تھے وہ دیتے ہوتے تھے میرے سامنے
غمزہ و حب دیکھ پاتے تو پھسلتے تھے مجھے
میں بھی آمادہ تھی ہر دم دل دکھانے کیلئے
میں تھی محو ناز ہر دم اور مصروف ادا
ناز سے انداز سے دلکو لبھا لیتی تھی میں
حق نے بخشا تھا عجائب حسن لاثانی مجھے
پھر نہ وہ سامان عشرت تھے نہ وہ ناز و ادا

| | | |
|---|---|---|
| | میں وہی ہوں ٹھوکروں سے آج ٹھکراتے ہو سر<br>ایک دن تم کو بھی مرنا ہے نہ ہوں یوں بے خبر | |

دوسری آواز

### قبر معشوق سے

محو خود بینی و آرایش ہوا کرتی تھی میں
محفل رنداں کی زیبایش ہوا کرتی تھی میں

تیسری آواز

### ایک لڑکے کی قبر سے

باپ کا پیارا اگر تھا میں تو ماں کا لاڈلا
گھر کا گھر تھا ہائے میری شکل پر ہر دم فدا
درد سر ہوتا تھا یا بیمار پڑ جاتا تھا جب
سچ کہوں کس فکر و غم میں آ کے پڑ جاتے تھے سب

تھی خوشی ماں باپ کی موقوف میرے چین پر
میں اگر مغموم ہوتا غمکدہ بنتا تھا گھر
میں وہی ہوں جس کا دل آٹھوں پہر مسرور تھا
میں وہی ہوں رنج و غم سے فکر سے جو دور تھا
میں وہی ہوں جو کھلونا تھا بڑوں کے واسطے
میں وہی ہوں جو کہ راحت تھا دلوں کے واسطے
ماں کی تھی یہ آرزو اس کو بیاہوں ایک دن
خوبرو لڑکی میں اپنے گھر میں لاؤں ایک دن
باپ کی تھی آرزو دبدبہ یہ دیکھوں ایک دن
حسرتیں جتنی ہیں دل میں سب نکالوں ایک دن
اپنی جانب سے کسی کو صدمہ پہنچایا نہ تھا
غم و دکھ بھی اپنی جانب سے کبھی دیکھا نہ تھا
میرے سر کو ٹھوکروں سے آج ٹھکراتا ہے تو
چار دن کی زندگی پر ہائے اٹھلاتا ہے تو۔

## مناظرۂ قصور
### نمبر دوم

**مولوی محمد صالح۔** بائبل کا یہ بیان میرے مسلمات سے نہیں۔ میرے مسلمات میں قرآن شریف ہے۔ اس لئے بائبل کا بیان میرے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے۔

**ڈاکٹر حشمت اللہ۔** اگر بائبل کا یہ الہامی بیان جو کہ توریت امام الکتب میں پایا جاتا ہے۔ آپ کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے تو خیر آپ کے مسلمات میں سے قرآن شریف ہی کا حوالہ دیکر یہی امر ثابت کر دکھاتا ہوں۔ تسلی رکھئے مگر پھر بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن کے بیان کے مطابق آپ کو لازم ہے کہ بائبل کو الہامی تسلیم کریں اور اس پر ایمان رکھیں اور اس کو اپنے ایمان و عمل کا جزو بنائیں۔ غرض اگر آپ قرآن شریف کے فرمان کے مطابق اس پر عمل پیرا نہ ہو سکیں تو یہ آپ کا ضعف ایمان ہے آپ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَہٗ اور قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ کو خوب یاد رکھیں اور اپنے حافظہ میں جگہ دے رکھیں۔ نہیں تو ایمان خراب اور عاقبت تباہ ہو جائیگی۔ اب اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ دیکھئے سورۂ طٰہٰ میں لکھا ہے کہ فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی۔ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ۔ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی۔ پس جب پاس آیا اُس کے پکار آگیا اے موسیٰ تحقیق میں ہوں پروردگار تیرا پس اُتار دے جوتیاں اپنی تحقیق تو درمیان میدان پاک کے ہے کہ نام اُس کا طوی ہے۔

پھر دیکھئے سورہ نمل۔ فَلَمَّا جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یٰمُوْسٰٓی اِنَّہٗٓ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ پھر جب وہاں آیا آواز دی گئی کہ جو شخص آگ میں ہے اور جو آگ کے گرداگرد ہے برکت والا ہے۔ اور اللہ کی ذات پاک ہے۔ جو تمام جہان کا رب ہے۔ اے موسیٰ بیشک میں اللہ غالب اور حکمت والا ہوں۔ پھر سورہ قصص میں آیا ہے کہ فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ پھر جب وہاں آیا تو اُس مبارک قطعہ میں میدان کے دہنے کنارہ کی طرف سے درخت میں سے یوں آواز آئی کہ اے موسیٰ میں ہوں۔ میں ہی رب العالمین ہوں۔

اب ان ہر سہ مقامات کے متفقہ بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ (۱) خدا آگ میں سے ظاہر ہوا (۲) اور خدا نے درخت میں سے موسیٰ کو پکارا (۳) اور جوتیاں اُتارنے کو کہا (۴) اور خدا کے ظاہر ہونے کی وجہ سے وہ زمین مقدس ہو گئی اور (۵) جو شخص آگ میں تھا اور درخت میں سے بولا تھا۔ اُس نے خود کہا کہ میں ہی رب العالمین ہوں اور بیشک میں اللہ غالب اور صاحب حکمت ہوں (۶) اور موسیٰ نے فوراً کامل یقین کر لیا کہ اسی آگ اور درخت میں خدا ہے اور مجھے پکار رہا ہے۔ اس نے اس امر میں کوئی حیل و حجت نہیں کی کہ یہ کس طرح ممکن ہے اور خدا درخت اور آگ میں سے ظاہر ہو۔ چونکہ یہ ایک **ظاہری حقیقت** تھی۔ اس لئے موسیٰ نے بلا حیل و حجت اس امر کو تسلیم کر لیا کہ واقعی خدا آگ اور درخت میں سے پکار رہا ہے۔

اب آپ بائبل کے بیان اور قرآن کے بیان کو آمنے سامنے رکھ کر دیکھئے تو دونوں کے بیانات میں ان پانچوں امورات کی نسبت کامل موافقت اور مطابقت پائی جاتی ہے۔ میں نے بائبل کا بیان پیش کیا۔ تو آپ نے یہ کہکر ٹال دیا کہ بائبل میرے مسلمات میں سے نہیں ہے۔ اب میں نے آپ کے مسلمات یعنی قرآن ہی کے بیانات سے انہی ۵ امورات میں کامل مطابقت دکھا دی ہے۔ اب آپ کونسی تاویل رکیکہ و بعیدہ سے اپنا پیچھا چھڑائینگے کیا آپ قرآنی بیان کو بھی خلاف واقع اور ناقابل تسلیم ہی سمجھینگے؟ اگر سمجھینگے تو پھر میں بھی سمجھونگا کہ آپ درپردہ قرآن کے بھی معتقد نہیں ہیں۔

**یکے از حاضرین۔** ڈاکٹر صاحب! خدا کی یہ آواز نہ تو درخت میں سے اور نہ آگ میں سے بلکہ وادی میں سے آئی تھی۔

**ڈاکٹر حشمت اللہ۔** اگرچہ میرا فرض اس وقت ہرگز نہیں ہے کہ آپ سے مخاطب ہو سکوں۔ کیونکہ یہ امر خلاف قواعد مناظرہ ہے۔ لیکن پھر بھی مولوی صاحب ہی سے مخاطب ہوتا ہوا آپ کے اعتراض کا جواب دیتا ہوں جناب من قرآن کے الفاظ تو یہی ہیں فِی النَّارِ۔ مِنَ الشَّجَرَۃِ۔ آپ ان جلی الفاظ کو کس پردے میں چھپا سکتے ہیں۔ اگر بقول آپ کے وادی ہی میں سے آواز آئی تھی۔ تو آپ یہ ثابت کر دکھائیں کہ وادی غیر مادی شے تھی۔ اگر وادی میں سے آواز آئی تھی تو بھی صاف ظاہر ہے کہ خدا مادے میں سے بولا۔ اور مادی شے میں سے آواز دی۔ علاوہ ازیں آپ تسلیم کرتے ہیں کہ خدا ہر جگہ حاضر ہے۔ کوئی مقام کوئی جگہ ایسی نہیں کہ جہاں وہ حاضر نہ ہو پس جبکہ خدا مادی

دیکھو ص ۱۱

# نور افشاں

مطبوعہ ۶ اگست ۱۹۲۶ء


## کیا نیکی یا بھلائی گم شدہ حقیقت ہے؟

### مذاہب نیکی یا بھلائی کی کیا تعریف کرتے ہیں

غیر مسیحی مذاہب کی نیکی یا بھلائی عجیب معما ہے وہ اگر کچھ ہے تو غیر مسیحی مذاہب میں اسکی ہستی انسانی خود غرضی کی نیکی یا بھلائی کی حد کے اندر ہے۔ ان مذاہب میں ایک مذہب کے ماننے والے اپنے ہی مذہب کے ماننے والوں کے لئے ایک قسم کی خوش سلوکی اور بھلائی کا برتاؤ تو روا رکھتے ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ اپنے اس ظلم و ستم کا نام بھی نیکی یا بھلائی رکھتے ہیں جو وہ غیر مذہبیوں اور دوسروں پر روا رکھتے ہیں۔ جو قول و فعل اپنے لئے پسند کرتے ہیں دوسروں کے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ دوسروں سے اپنے واسطے طلب کرتے ہیں وہ وہ خود دوسروں کو دینا ناروا سمجھتے ہیں۔ وہ بھلائی کو بھلائی کے خیال و یقین سے نہیں کرتے پر جس قول و فعل سے اُنہیں نفع حاصل ہوتا ہے اسی قول و فعل کا نام بھلائی رکھتے ہیں اُن کے نزدیک بعض عقائد و رسوم نیکی یا بھلائی ہیں مگر یہ اُنہیں کے لئے بھلائی ہیں جو انہیں مانتے ہیں۔ اور لوگ ہیں جو انہیں عقائد و رسوم کو بُرائی خیال کرتے ہیں۔ اُن کے پاس اپنے عقائد و رسوم ہیں جنکا ماننا نیکی یا بھلائی شمار کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ غیر مسیحی مذاہب میں نیکی یا بھلائی کا وجود اور عدم وجود برابر ہے۔ لوگوں کو نیکی یا بھلائی کی کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ لوگ مذہب کے نام سے وہی کچھ کرتے ہیں جو اُنہیں پسند اور نفع بخش معلوم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے سے ہر وقت بر سر پیکار رہتے ہیں۔

### قانونی نیکی یا بھلائی

سول لاز اگرچہ ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں اور مختلف سلطنتوں کے مختلف سول لاز ہوتے ہیں تو بھی غیر مسیحی مذاہب کی نسبت سلطنت ہند کے قوانین میں نیکی یا بھلائی کی زیادہ بہتر اور افضل تعریف کی گئی ہے قانون کی نظر میں نیکی یا بھلائی وہ قول و فعل قرار پائی ہے جو قول و فعل قائل و فاعل اور دوسروں کے لئے نفع بخش ہو۔ جو قول و فعل قائل و فاعل اور دوسرے بنی نوع انسان کے لئے نفع بخش نہ ہو۔ وہ قانون کی نظر میں بدی یا بُرائی قرار پائی ہے جسکی سزا کا مستوجب قائل و فاعل قرار دیا گیا ہے۔

ہر ایک بشر جو سلطنت انگلشیہ کے حدود میں رہتا ہے وہ قانونی طور سے مجبور ہے کہ وہ ایسے اقوال و افعال کا قائل و فاعل ہو۔ جو اس کے لئے اور دوسروں کے لئے نفع بخش ہوں۔ جو کوئی حکم عدولی کرتا ہے وہ مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ عجیب معاملہ یہ ہے کہ ہندوستان بھر میں ہر ایک مذہب و ملت کا ماننے والا اس قانونی نیکی یا بھلائی کے آگے تسلیم خم کرتا ہے پر اپنے مذہبی حدود کے اندر اس قانونی نیکی یا بھلائی کو رواج دینا ضروری نہیں سمجھتا ہے

### نیکی یا بھلائی کا فلسفیانہ تصور

فلسفہ دانوں نے اعلےٰ نیکی یا بھلائی کی ان لفظوں میں تعریف کی ہے۔ اُن کے نزدیک اعلیٰ نیکی یا بھلائی وہ امر ہے جس پر عالمگیر اتفاق و اتحاد ہو۔

ایک حکومت کے مسلمہ و مجاریہ قوانین پر اس حکومت کی کل آبادی کا اتفاق و اتحاد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے قوانین کی نیکی یا بھلائی مسلمہ عالمگیر نہیں مانی جاتی البتہ اس حکومت میں عالمگیر ہوتی ہے۔ پر فلسفہ دانوں نے جو نیکی یا بھلائی کی تعریف کی ہے اُس میں زمین کی کل حکومتوں کی مسلمہ و مصدقہ بھلائی اور نیکی داخل ہے۔ اس میں نیکی یا بھلائی کا تصور تو انتہائی پیش کیا گیا ہے لیکن اس میں یہ دشواری ہے کہ بروقت ضرورت کوئی کسی امر عالمگیر اتفاق و اتحاد سے نفع نہیں اُٹھا سکتا۔ خود غرض انسان کو جبکہ مقدور حاصل ہو تو وہ کب کسی امر کے عالمگیر اتحاد و اتفاق کا انتظار کرتا ہے۔ لہذا نیکی یا بھلائی کی فلسفیانہ کی تعریف تو اچھی ہے پر وہ ناقابل عمل ہے۔

### مسیحی مذہب میں نیکی یا بھلائی

مسیحی مذہب میں نیکی یا بھلائی کی حسب ذیل جامع و مانع تعریف آئی ہے۔

پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو۔ کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔ متی ۷: ۱۲۔

دوسری جگہ انجیل میں آیا ہے کہ۔

کہ جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اس پر گناہ ہوتا ہے۔

انہیں دو باتوں کو انجیل میں دوسرے لفظوں میں یوں ادا کیا گیا ہے کہ

اُس نے اُن سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ انہیں دو حکموں پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے متی۔ ۲۲: ۳۷-۴۰۔ (باقی پھر)

## ہمارے اُردو اخبارات کی حالت

موجودہ تہذیب۔ ترقی۔ جد وجہد اور روشنی کے زمانہ میں کسی قوم کی طاقت کا اندازہ اس کے پریس سے لگایا جاتا ہے۔ جو قوم جس قدر کم اخبارات کی مالک ہو وہ اسی قدر کمزور ہوتی ہے گو ہماری ہند کی مسیحی جماعت فی الحال شمار اور تعلیم پر دیگر ہمسایہ اقوام سے بہت آگے گامزن ہے مگر وہ مطالعہ اخبارات میں اہل ہنود سکھوں اور پارسیوں سے بہت پیچھے ہے۔ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے "فی الحال" کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ قرائن بتا رہے ہیں کہ کوئی ایک دیگر اقوام بہت جلد تعلیمی ترقی میں بھی ہم سے آگے نکلنا چاہتی ہیں۔

### اخبار بینی کا شوق

صوبہ پنجاب ہی کے اُردو اخبارات و رسائل کو

نے لیجئے۔ ہفتہ وار تو صرف نور افشاں ہی ہے جو مسلسل ۵۴ برسوں سے زمانہ کی گرم و سرد آب و ہوا سے مقابلہ کرتا ہوا اب تک زندگی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس کے سامنے درجنوں اور اخبار و رسالے اُٹھے اور کسی نازپروردہ کے پردہ چلمن کی طرح اٹھ کر ایسے گرے کہ پھر کبھی نہ اُٹھے اور بعض ایسے بھی اُٹھے جو بار بار گرے اور اُٹھے اور اُٹھے اور گرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی قوم میں اخبار بینی کا شوق نہیں ہے اور جو کچھ ہے وہ بھی ایک حد تک مشن ریڈنگ روموں کی بدولت ہے پس مسیحی قوم کی زندگی بحیثیت قوم ایک مسلول و مدقوق کی سی ہے۔

## موجودہ اخبارات

اس وقت نور افشاں کے علاوہ ۷-۸ ماہوار اُردو رسالے دیسی اور پردیسی اصحاب کی جانب سے پنجاب میں جاری ہیں اور سب کے سب خریداروں کی کمی سے حالاں ہیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر ہمارے انہیں اخباروں کو ناقدر شناس دوستوں کی فضول بے دلیل اور بے ننگ ولانہ نکتہ چینی کا گھنونا اور مکروہ مرض لگا ہوا ہے اور نکتہ چین دوستوں کی حالت اس منچلے بڈھے کی سی ہے جو اکھاڑہ کے ایک کونے پر بیٹھا ہوا دو جیہ پہلوانوں کی کشتی دیکھتا ہے۔ حالانکہ خود کبھی کشتی نہیں لڑا مگر دور سے دور بیٹھے ان میں سے ایک کو مشورہ دیتا ہے کہ گردن باؤ اور یہ داؤ پیچ کرو تو تمہارا حریف چاروں شانے چت گر جائیگا۔ مگر وہ غریب یہ نہیں جانتا کہ اگر وہ خود مقابلہ میں آیا ہوتا تو یہ خیالی داؤ پیچ سب کے سب بھول گئے ہوتے

## نکتہ چینوں کی حیثیت

نکتہ چینوں کی حیثیت یہ حالت ہے۔ کہ گذشتہ دو تین سالوں میں ہم نے نہایت غور اور توجہ کے ساتھ ان کے نور افشاں وغیرہ اخباروں کے خلاف اعتراض سُنے مثلاً۔

(۱) ہفتہ وار اور ہندو مسلم اخبارات کی اشاعت اعلےٰ ہے۔ کیونکہ ایڈیٹر لائق ہیں۔

(۲) اُن کی تحریر بہت اعلےٰ اور سلیس ہے۔ مگر ہمارے اخباروں کی زبان اچھی نہیں۔

(۳) فلاں فلاں نامہ نگار مضامین کو اس قدر ادبی منطقی اور فلسفی اصطلاحات سے بھر دیتے ہیں کہ اہل دیہات کی سمجھ سے بالا ہو جاتے ہیں۔

(۴) اور اکثر نامہ نگاروں کی زبان ایسی گھٹیا ہے کہ پڑھے لکھے لوگ اُسے پڑھنا نہیں چاہتے۔

(۵) اس قسم کے صدہا اعتراض ہم ایک دو سالوں سے سُن رہے ہیں۔ مگر جب

غور کر کے دیکھا

تو معلوم ہوا کہ

ایسے اصحاب کی نکتہ چینی عدم ہمدردی پر مبنی ہے۔ کیونکہ ان کی تعداد کا حصۂ غالب نہ تو نور افشاں کو خریدتا اور نہ ہی پڑھتا ہے۔ اگر انہیں ہمدردی ہوتی تو نکتہ چینی کو بھی جائز کہا جاتا۔ "محبت بدظنی نہیں کرتی"۔ اور ایسے لوگ خود کبھی مضامین نہیں لکھتے اور لکھنے والوں کی ناحق حوصلہ شکنی کرتے رہتے ہیں یقیناً ان کو اگر نور افشاں کے دائرہ محدود اور مقصد مخصوص کا خیال کر کے مضامین لکھنے پڑتے تو وہ ہرگز نکتہ چینی کے لئے زبان نہ کھول سکتے۔ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ جو جانبازی کرتے سے ڈرتے ہیں وہ دوسروں کی جانبازیوں پر ناک چڑھا کر کہتے ہیں۔ کہ "بابا کسر رہ گئی"۔ کام کرنے والوں کو زبانی باتیں کرنے کی نہ ضرورت ہوتی ہے اور نہ فرصت۔

ہمارے مہربان یہ نہیں سمجھتے کہ پنجاب کے سب اخباروں سے نور افشاں کی زندگی زیادہ مسلسل اشاعت زیادہ باوقت اور تعداد سب سے بڑھکر ہے اور یہ کہنا کہ ہندو مسلم اخبار کی تعداد دس دس ہزار تک ہے بالکل عدم معاملہ فہمی کا ثبوت ہے۔ اگر ان کے کارکنوں کو چند کروڑوں کی بجائے چند لاکھ مسیحیوں کے لئے اخبار چلانے پڑتے تو یقیناً ان کی حالت بھی نور افشاں سے کسی طرح نہ بڑھ سکتی جناب مولوی ظفر علی خاں صاحب کا قلم زمیندار ہی پر اعلےٰ اُردو لکھ سکتا ہے۔ ہماری جماعت کی قابلیت و زمانہ ان اُن کی تحریر کو ایک دن بھی پسند نہ کر سکتی۔

پھر نکتہ چین اصحاب اس امر پر غور نہیں کرتے کہ نور افشاں کا عملہ ادارت بے نظیر ہے۔ بے نظیر اس لئے کہ ہمیں اب تک... نور افشاں کی تقطیع اور مین السطور مسطر کی قسم کا کوئی ایسا اخبار نہیں معلوم ہو سکا جس کا صرف ایک ہی اڈیٹر ہو بلکہ اس کے برعکس ہر ماہوار رسالہ کے متعدد اڈیٹر ہوتے ہیں۔

## نکتہ چینوں سے درخواست

ہم نکتہ چین اصحاب سے ہمیشہ ایک درخواست کرتے رہتے ہیں اور اب پھر اُسے دہرا دیتے ہیں۔ کہ ہر وقت دوسروں کی نقائص جوئی کے بجائے سب سے بڑھکر موثر عملی اصلاح ہو سکتی ہے۔ آپ نور افشاں میں بلحاظ مضمون نگاری جو کمی محسوس کر سکتے ہیں اُسے خود ہاتھ میں قلم لیکر دُور کریں تاکہ دیگر نامہ نگاروں کی راہنمائی ہو۔ کیونکہ آپ کے طرز تحریر اور انتخاب مضامین کی پیروی سے تو دوسروں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مگر دور بیٹھ کر باتیں بنانے سے ہرگز ایک شمہ بھر بھی نہ اثر پڑتا ہے اور نہ فائدہ ہوتا ہے۔

ہم نور افشاں کی سابقہ فائل اور دیگر مسیحی رسائل کے لائق اڈیٹروں کی فہرست کا مطالعہ کرنے کے بعد مضبوط دلائل کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ اب بھی یہ اخبار بہت اعلےٰ اور سنجیدہ پرچہ ہے۔ اس میں اگر کمی ہے تو یہی کہ دوست مدد کرنے کی بجائے نکتہ چینی کر کے اس کے کارکنوں، معاونوں اور نامہ نگاروں... کی حوصلہ شکنی کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسے ترک کر کے اس کے لئے مضامین لکھیں تو پھر ہم یقین گوئی کرتے ہیں کہ کوئی نقص نہ رہیگا کیونکہ محبت بدظنی نہیں کرتی اور جو لوگ عملی ہمدردی نہیں کر سکتے ان کو کوئی اخلاقی یا قانونی حق شکوہ و شکایت کا نہیں پہنچ سکتا۔ یہ مہذب دنیا کا عالمگیر اصول ہے۔

ایک واقفکار۔

---

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کریں

# بائبل اور مُسلم علماء

گو قرآن مجید نے بائبل شریف (توراۃ - زبور اور انجیل) کی بے حد تعریف و توصیف کی اور اُسکی صداقت پر مُہر تصدیق ثبت کرکے آنحضرت کو صاف کہا کہ "جو کچھ تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا اُس کے سوا تجھ سے کچھ نہیں کہا جاتا (حم السجدۃ آیت ۴۳)" مگر مسلمانانِ عصرِ حاضرہ نہ تو موجودہ بائبل شریف ہی کو اصل مانتے اور نہ ہی مزعومہ اصلی بائبل جس کی قرآن نے تصدیق کی اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں۔

دوسری جانب آج تک ہم یہی سنتے آئے کہ دنیائے اسلام موجودہ بائبل کو محرف اور غیر معتبر قرار دیتی ہے۔ مگر آج ہمیں جناب پادری غلام مسیح صاحب قبلہ ایڈیٹر نور افشاں نے اپنی نئی تصنیف بنام "ہماری **بائبل اور مُسلم علما**" میں نہایت وضاحت سے سمجھا دیا اور ثابت کرکے دکھا رہا ہے کہ یہ بائبل وہی ہے جو خدا کی جانب سے انبیاء و رُسل پر اُتری اور اس میں کوئی تغیر و تحریف واقع نہیں ہوئی اور بیشمار مسلم علماء کا بھی یہی ایمان ہے اور جو لوگ بائبل میں تحریف وانیاد کے مدعی ہیں وہ وہی لوگ ہیں جو قرآن کو بھی محرف و مبدل اور ناسخ و منسوخ کا مجموعہ مانتے ہیں۔ اس امر کی توضیح و اثبات کے لئے آپ نے قریباً دو گنج مخفی و اسرار پنہاں کھولکر رکھ دیئے ہیں کہ بے اختیار جی سے جزاک اللہ مرحبا نکل جاتا ہے۔ عدم اصلیت بائبل کے مدعیوں کا ایسا ناطقہ بند کیا ہے کہ پیرو مرشد سمیت لاجواب ہو گئے ہیں خلوص دل اور یقین قلبی سے یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ دنیا بھر کے مُسلمین و مستغفرین کے درمیان جو بھی نزاع اور جماعتی۔ تمدنی تفاق صدیوں سے چلا آتا ہے اُسکو دُور کرنے کے لئے یہ اکیلی کتاب کافی ہے۔ نہ صرف اس سے اہل اسلام ہی کو کمال فائدہ حاصل ہوگا بلکہ مسیحیوں کی بھی آنکھیں کھل جائینگی۔ میں مصنف کو اس لئے مکرر مبارکباد دیتا ہوں کہ اس مضمون پر آپ نے سب سے پہلی مگر مکمل مفصل۔ بے نظیر کتاب لکھکر تشانگین دین حق پر بڑا احسان کیا ہے۔ مستند علمائے اسلام مثل سید علی الحائری مولوی محمد امام الدین۔ مولوی محمد چراغ الدین۔ مولوی محمد سعید۔ مولٰنا مولوی عبد اللہ چکڑالوی۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری۔ سرسید احمد خاں۔ سید احمد حسین شوکت میرٹھی اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحاریر متعلقہ بائبل کے انتخاب کو دیکھکر تو مصنف کی محنت شاقہ کی داد دینی پڑ جاتی ہے۔ کتابت۔ طباعت صاف ستھری اور کاغذ بہت عمدہ ہے۔ مگر قیمت باہیں ہمہ اوصاف صرف ایک روپیہ ہے۔ جو پادری صاحب موصوف سے میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

ایم۔ کے۔ خان۔ مہاں سنگھ باغ۔ لاہور۔

# جنڈیالہ شیر خاں میں مسیحیت کی فتح

مورخہ ۲۴ و ۲۵ جولائی ۱۹۲۶ء کو جنڈیالہ شیر خاں میں جو ایک مشہور قصبہ اور پرانے وقتوں میں شیر خاں افغان کا آباد کیا ہوا ہے۔ پادری عبد الحق صاحب فاتح قادیان کے دو لیکچر تھے۔ پہلا لیکچر فضیلت مسیح از روئے قرآن و اہل اسلام تھا اور دوسرا لیکچر گناہ آدم اور کفارہ تھا مسیحیوں کی طرف سے مسیحیت کیا ہے اور پبلک کو دعوت عام کے عنوان سے دو ہفتے پیشتر اشتہارات چھپوا اور تقسیم کئے جا چکے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کی طرف سے مولوی شمس الحق لاہوری بلائے گئے۔ پہلے دن جلسہ مقررہ وقت ۸ بجے شام شروع ہوا۔ پادری عبد الحق صاحب کے لکچر کے لئے ایک پورا گھنٹہ مقرر تھا اور باقی ایک گھنٹہ مباحثہ کے لئے تھا۔ لالہ گنگا رام صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر جلسے کے صدر تھے۔ پادری صاحب کے دعوے قرآن اور حدیث سے تھے۔ پادری صاحب نے قرآن اور حدیث سے مسیح کی فضیلت پر وہ زبردست دلائل پیش کئے کہ مولوی شمس الحق صاحب بغلیں جھانکنے لگ پڑے اور مباحثہ کے باقی گھنٹہ میں ایسی اِدھر اُدھر کی سُنائیں کہ حاضرین جلسہ میں نہ صرف اہل ہنود بلکہ تمام اہل علم دنگ ہو گئے۔ اور باقی مسلمانوں نے بھی خود تسلیم کر لیا کہ مولوی صاحب قرآن اور حدیث کے دلائل کو توڑنا تو درکنار چھو تک نہیں۔ بلکہ میں ایمان اور خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں کہ جلسے کے بعد بہت سے اصحاب نے مجھے مبارکباد دی اور صدر جلسہ جو ایک نہایت قابل اور منصف ہندو ہیں۔ جب میں رات کے وقت ۲۵ جولائی کے جلسے کے پروگرام کی اطلاع دینے کے لئے اُن کے مکان پر حاضر ہوا تو اُنہوں نے پہلے مجھے مبارکباد دی اور پادری صاحب کی قابلیت پر قربان ہوئے۔ اور ۲۵ جولائی کی صبح ہی ہمارے مکان پر چند مسلمان تشریف لائے جن میں ایک تو مولوی عبد الحمید امام مسجد تھے۔ اُنہوں نے دیر تک پادری صاحب کے ساتھ گفتگو کی اور اقرار کیا کہ مولوی شمس الحق سے کل واقعی کچھ نہ بن سکا۔

دوسرا مضمون ۲۵ جولائی ۸ بجے کی بجائے تین بجے قرار پایا اور شہر میں ڈھنڈورا دیا گیا اور ۲ گھنٹے کے بجائے تین گھنٹے مقرر کئے گئے۔ معمول کے موافق پادری صاحب نے اپنا مضمون گناہ آدم اور کفارہ پر ایک گھنٹہ تک تمام کیا اور سوالات اور جوابات کے لئے دو گھنٹے تھے۔

معترض مولوی صاحب آج بھی کفارہ کی اہمیت اور ضرورت کے لیکچر میں دم بخود تھے۔

پادری صاحب نے پہلے تو بائبل اور قرآن اور حدیث سے گناہ آدم اور گناہ کا عالمگیر اثر زبردست دلائل سے بیان کیا اور پھر کفارہ کی ضرورت اور اہمیت پر پُر لطف کلام اور فلسفے اپنی زبردست اور پُر اثر تقریر سے سامعین کی ایک بھاری تعداد کو ایسا محظوظ کیا کہ بعض لوگ تقریر کے اختتام تک متحیر ہو کر منہ تاکتے رہ گئے اور باقی دو گھنٹے تقسیم اوقات کے مطابق مباحثہ کے لئے تھے۔ معترض مولوی صاحب نے اپنے پہلے پندرہ منٹ کے وقت میں کفارہ پر ایسے بکے اور بودے اعتراضات بائبل کی آیات کی بنا پر کئے جو پادری صاحب کے دعوے اور دلائل

کے جواب سے مطلق بے تعلق تھے اور کتاب ایوب کی دو آیات نقل کفارہ کے مطلب کی غرض سے پیش کیں۔ جن کے جواب میں مولوی صاحب نے دوبارہ ایوب کی کتاب کا نام تک بھی نہیں لیا۔ اور دوسرے روز ملک احمد خاں گکھڑ نے بازار میں چند مسلمانوں کی موجودگی اور ہندوؤں کی کافی تعداد کے روبرو اقرار کیا کہ ایوب کی کتاب کو پیش کرنے سے مولوی صاحب نے سخت ندامت اُٹھائی۔ گناہ آدم پر پادری صاحب کے دعوے اور دلائل ایسے زبردست تھے کہ ہر پہلو میں مولوی بیچارے کی تمام شیخیاں اور زبانی جمع خرچ تمام ہو گئے۔ جس وقت جلسہ میں پادری صاحب قرآن اور حدیث کی عربی عبارتوں سے اور زبردست دلائل سے گناہ آدم اور اس کی سزا اور کفارہ کی ضرورت پر فلسفے کے دریا بہاتے تھے تو لوگ بے قراری سے منتظر رہتے تھے کہ اب دیکھیں مولوی صاحب کیا جواب دیتے ہیں۔ مگر افسوس کہ لوگ یہ حسرت اپنے دلوں میں لے گئے۔ مولوی صاحب سے کوئی جواب نہ بنا۔

جنڈیالہ شیر خاں میں اس جلسہ کا یہ زبردست اثر پڑا ہے کہ بازاروں اور دکانوں میں یہ بات زبان زد عام و خاص ہے کہ پادری عبد الحق صاحب لاثانی عالم ہیں اور مولوی شمس الحق اُن کے مقابلے کے نہ تھے اور پادری صاحب واقعی مشہور مناظر اور مسیحیوں کے زبردست نمائندے ہیں اور برعکس اس کے مولوی شمس الحق اس کے دلائل کو چھو نہ سکے۔ جنڈیالہ شیر خاں کے تمام ہندوؤں نے فیصلہ دے دیا ہے کہ اس جلسہ میں مسلمان شکست خوردہ تھے

پادری۔ بوٹا مل۔



# پنجاب یونیورسٹی انفرمیشن بیورو
## سال گذشتہ کی رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب یونیورسٹی انفرمیشن بیورو کی رپورٹ مختتمہ مارچ ۱۹۲۶ء سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مذکور میں اس کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مسٹر منوہر لعل ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا نے یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء تک بیورو مذکور کے سکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ اس کے بعد مسٹر ووڈتر ایم۔ اے (آکسن) نے اس عہدہ کا چارج لے لیا۔ سالانہ رپورٹ مظہر ہے کہ سال مذکور کے دوران میں ۲۰۷ طلبا سے خط و کتابت کی گئی۔ سال ماسبق میں ایسے طلبا کی تعداد ۵۵ تھی۔ طلبا نے جن امور کے متعلق واقفیت حاصل کرنا چاہی اُس کا دائرہ سال گذشتہ کے مقابلہ میں وسیع تر تھا۔ طلبا اپنے خاص مقاصد کے علاوہ بالعموم دیگر معاملات کے متعلق بھی واقفیت حاصل کرنے کے متمنی ہیں ان کے جواب میں قریباً دو ہزار چٹھیاں لکھی گئیں جو سال ماسبق سے دوگنا سے زیادہ تھیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دیگر صوبہ جات ہند سے بھی بعض طلبار نے فارن انفرمیشن بیورو سے مشاورت طلب کی۔ ان کی درخواستیں متعلقہ مشاورتی انجمنوں (اڈوائزری) کے نام ارسال کر دی ہیں۔

## کتب خانہ میں اضافہ

بیورو مذکور کی لائبریری میں اضافہ ہوا ہے۔ اور اب پنجاب یونیورسٹی کے کیلنڈر کے تبادلہ میں برطانیہ اور آئرلینڈ کی تقریباً کل یونیورسٹیوں کے کیلنڈر آتے ہیں۔ رپورٹ مذکورہ سے ظاہر ہے کہ جن طلبار نے ممالک غیر کی یونیورسٹیوں اور دیگر انسٹی ٹیوشنوں میں داخل ہونے کے لئے درخواستیں دیں اُنکی تعداد سال ماسبق کے مقابلہ میں دوگنا ہو کر ۱۲۸ تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سے ۸۹ طلبا کی درخواستیں منظور ہو گئیں۔ مگر بعض طلبا کو داخلہ کا ابتدائی امتحان دینا پڑا۔ طلبار کی امداد کے متعلق بیورو کا ایک قابل قدر کام یہ ہے کہ اس نے طلبار کی سہولت کے لئے لنڈن اور دیگر مقامات میں متعلقہ افسروں کے نام رقعہ ہائے تعارف لکھے۔ تاکہ انہیں عارضی قیام میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ جن طلبا نے مقررہ میعاد کے بعد درخواستیں دی تھیں۔ اُن کے متعلق بذریعہ تار ارسال کئے۔ بعض طلبار کا ولایت میں پتہ دریافت کرنے کے لئے بیورو نے طویل خط و کتابت کی اور طلبا کے والدین اور سرپرستوں کی تحریک پر بعض طلبار کو ہندوستان میں واپس آنے پر آمادہ کیا گیا۔ غرضیکہ مشورہ دینے اور ضروری واقفیت بہم پہنچانے کے علاوہ بیورو نے والدین اور طلبا کے درمیان سلسلہ ارتباط قائم رکھنے میں بہت مفید کام کیا۔ اسکی کارگذاری کی کامیابی کی یہ دلیل ہے کہ طلبا اور اُن کے والدین بیش از بیش تعداد میں بیورو کی امداد کے خواہاں ہیں۔

## ایک مفید مشورہ

بیورو مذکور نے اپنی رپورٹ میں طلبا اور والدین کو یہ مشورہ دینا مناسب سمجھا ہے کہ ممالک غیر میں تعلیم حاصل کرنے سے پیشتر ان کا فرض ہے وہ اس تعلیم کی اغراض و مقاصد کو بخوبی سمجھ لیں اور اس کے متعلق بیورو کے پاس جو کتابیں وغیرہ ہیں اُن کا مطالعہ کر لیا جائے۔ صرف یہی ضروری نہیں کہ ممالک غیر کی تعلیم کی نوعیت معلوم کی جائے۔ بلکہ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہیں ملازمت ملنے کی کہاں تک امید ہے اور عام حالتوں میں تعلیمی نصاب شروع کیا جائے جبکہ ہندوستان میں ہے۔ اس کے متعلق ابتدائی قابلیت پیدا کر لی جائے۔ اس وقت بیورو کے پاس ممالک غیر کی یونیورسٹیوں اور درسگاہوں کے تقریباً کل تعلیمی نصابوں کے متعلق مکمل واقفیت موجود ہے۔ اگر طلبار ولایت جانے سے پیشتر اس واقفیت سے مستفید ہوں تو وہ بہت سی مشکلات سے بچ جائینگے۔

فارن انفرمیشن بیورو کا پنجاب یونیورسٹی سے الحاق ہو گیا ہے جو ایسے نتائج میں بہت اطمینان بخش ثابت ہوا۔ بیورو کا دفتر پنجاب کے تعلیمی مرکز یعنی یونیورسٹی ہال میں ہے جو یونیورسٹی (سینٹ ہال) اور کالجوں کے قریب ہے اور یہاں طلبا آسانی سے جا سکتے ہیں۔

# بشپ صاحب کا خط

میرے عزیز لڑکو!

حال میں انگلستان کی کلیسیا میں بڑے عجیب واقعات ہو رہے ہیں۔ ایک بڑا اجلاس انگلستان میں قائم ہوا ہے جس میں تمام پیرشیوں (کلیساؤں) کے نمایندے کلیسیائی معاملات کے مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ یہ اجلاس ہندوستانی کلیسیا کی پروونشل کونسل کی مانند ہے جو کہ کلکتہ میں جمع ہوا کرتا ہے۔ اس بڑے اجلاس نے ایک کمیٹی جسے سنٹرل بورڈ آف مشنز کہتے ہیں چُنا ہے اس کمیٹی کا کام یہ ہے کہ وہ کلیسیا کے مشنری کام کے متعلق سوچے۔ حال میں انگلستان کے مسیحی بڑے زور سے اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ خدا کی بادشاہت کے اب تک دنیا میں قائم نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان کم ہے۔ اور ہم خدا کی بلاہٹ کے شنوا نہیں ہوئے۔ خدا کی بادشاہت تب ہی آویگی جب تمام مرد۔ عورت اور بچے اسکی بابت سُنیں اور اسکو اپنا باپ اور بادشاہ قبول کریں۔ ہزارہا آدمی تمام دنیا میں خاصکر کے ہمارے ملک ہندوستان میں مسیح کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جس طرح کہ نقدس پولوس کہتا ہے۔ بغیر منادی کرنے والے کے کیونکر سُنیں۔ اور جب تک وہ بھیجے نہ جاویں منادی کیونکر کریں؟

انگلستان کی کلیسیا نے یہ معلوم کیا ہے کہ یہ ہمارا قصور ہے کہ اب تک خدا کی بادشاہت نہیں آئی۔ چار کمشنر (تحقیقات کرنے والی کمیٹی) ہندوستان۔ افریقہ۔ دور مشرقی ممالک اور دنیا کے مسلم ملکوں کی ضروریات اور موقعوں کی بابت دریافت کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ پس اس کمشنر نے چار مختلف رپورٹ اس کے متعلق شائع کی ہیں جس میں بتلایا گیا ہے کہ اور کتنے کارکنوں کی (مرد اور عورت) اور اس کام کو کرنے کے لئے کس قدر سرمایہ کی ضرورت ہے تا کہ ان ممالک میں ان ضرورتوں اور موقعوں کو سرگرمی سے پورا کیا جاوے۔ ان رپورٹوں نے انگلستان کے مسیحیوں پر بڑا اثر کیا ہے۔ خدمت کرنے کے لئے درخواستیں کی جا رہی ہیں۔ ہمارے ڈائیسیز کے لئے ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک سولجین جو کہ انبالہ کے ایک کمشنر تھے اور گذشتہ دو سال سے ریٹائر ہو کے ولایت تشریف لے گئے تھے۔ وہاں پر اُن کا تقرر ہُوا اور انہوں نے اپنے آپ کو مسیحی خدمت کے لئے پیش کیا ہے اور یہ خوشی کی خبر ہے کہ آپ اب پانچ سال کے لئے دیہاتی کام کے واسطے مقرر کئے گئے ہیں

ہم اس ڈائیسیس میں کس طرح اس بڑی بلاہٹ کا جواب دیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اس امر میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر ایک مسیحی کے دل میں بڑی سرگرمی سے یہ خواہش پیدا ہو کہ خدا کی بادشاہت جلد آوے ہم ہر روز جب خداوند کی دعا پڑھتے ہیں تو یہ مانگتے ہیں کہ "تیری بادشاہت آوے"۔ لیکن کتنی تھوڑی خواہش ہماری اس دعا کے ساتھ ہوتی۔ نیز یہ کہ ہمیں اپنے سارے دل سے اس بات پر یقین کرنا چاہئے کہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ اس کی بادشاہت آوے۔ اور اگر کوئی بات بادشاہت کے پھیلنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے تو وہ صرف ہمارے ایمان کی کمی ہے۔ آؤ ہم بھی یہ دعا کریں کہ "ہمارے ایمان کو بڑھا"۔ اور کوئی ایسی بات ہم میں نہ رہے۔ جس کے باعث اس بادشاہت کے آنے میں دیر ہو میں اس بات کے لئے بڑا آرزو مند ہوں کہ ہمارے ڈائیسیز کی ہر ایک مسیحی جماعت اس کام کی ذمہ دار ہے۔ ہر ایک مسیحی کو مشنری ہونا چاہئے اور ہر ایک مسیحی جماعت میں لوگوں کو مسیح کی طرف کھینچنے کے لئے مقناطیسی قوت ہونی چاہئے۔ ہر ایک مسیحی جماعت میں منادی کے کام کرنے کے لئے ایک پارٹی یا انجمن ہونی چاہئے جو انجیل کی کہانیاں اپنے گرد و نواح میں سناتی پھرے ہونی چاہئے۔ یہ اچھے موقع کے دن ہیں۔ اے خدا بخش دے کہ ہم ان دنوں کو تیری بادشاہت کے پھیلانے کے لئے استعمال کریں۔

(لاہور ڈائیسیسن میگزین)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھیں

**ہندو مسیحی**۔ کچھ عرصے سے یہ خیال میرے دل میں گدگدی کر رہا ہے کہ ہم جو ہندوستان کے باشندے ہیں کیوں اپنے تئیں ہندو نہ کہیں۔ مذہباً ہم خواہ مسلمان ہوں۔ سکھ ہوں ویدانتی ہوں یا سناتنی ہوں قومی لحاظ سے ہم سب ہندو ہیں۔ کیونکہ ہندو کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ قوم کا نام ہے جو اہالیان عرب۔ فارس۔ تاتار۔ افغانستان وغیرہ صدیوں سے ہندوستان میں بود و باش رکھتے چلے آئے ہیں۔ وہ بھی عملاً ہندو ہی ٹھہرے۔ سب انگریز خواہ مسلمان ہوں یا یہودی مذہب رکھتے ہوں وہ انگریز ہی کہلاتے ہیں۔ اہل چین وجاپان چینی و جاپانی کہلاتے ہیں اسی طرح ہند کے باشندے خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں ہندو ہی کہلائیں۔ کیا مسلمانوں یا ویدانتی اور سناتنی ہندو صاحبان کو کچھ اعتراض ہوگا۔

(آمد)

**بیویوں کی فتح**۔ مدوس کے ایک قصبہ میں۔۔ چودہ ہزار نے ملکر ہڑتال کر دی۔ یہ سب عورتیں اس قصبے کے سکول میں جمع ہو گئیں اور اُن سبھوں نے ملکر چند شرائط تیار کر کے خاوندوں کو نوٹس دیدیا۔ اگر تم ہماری ان شرائط کو منظور نہ کرو گے تو ہم تم سے کچھ سروکار نہ رکھینگی۔ چنانچہ ایک عورت نے اُٹھ کر ایک لیکچر دیا جسکا خلاصہ یہ ہے۔ ہم شادی شدہ عورتیں سخت تکلیف میں ہیں ہمارے خاوند ہم کو اکثر مارتے پیٹتے ہیں اور ہم سے مویشیوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ ہم ان کی زبان سے جنگل کبھی محبت و پیار کا کلمہ سنتی ہیں۔ اب آگے کو ہم یہ سختی برداشت نہ کرینگی۔ اس لئے ہماری طرف سے یہ آخری نوٹس ہے کہ ہم مددگار اور رفیق کے طور پر رہنے کو تیار ہیں۔ لیکن ہم یہ طلب کرتی ہیں کہ اپنے ہاتھوں کو ہمارے خلاف روک رکھیں اور بدزبانی سے باز آئیں جب تک وہ اس پر رضامند ہو کر دستخط نہ کر دیں ہم اُن کے گھروں میں نہ جائینگی۔ جب خاوندوں نے دیکھا کہ قصبے کی ساری عورتوں کا یہ اتفاق ہے تو ناچار ہو کر اقرار نامے پر ہاتھوں سے دستخط کر دیئے۔

(د-ر)

**کلیسیائی اتحاد۔** بعض اوقات ہوا کا رُخ معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن اب تو شہتیر اڑانے لگے ہیں اور اتحاد کی آندھی چلنے کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ سی۔ ایم۔ جی رقمطراز ہے کہ بادشاہ سلامت نے حال ہی میں ایک ویسلین خادم دین کو اپنا شاہی چیپلن مقرر کیا۔ مذہبی مساوات اور تعاون کی طرف یہ مزید قدم اُٹھایا گیا۔ کلیسیائے انگلستان کے خادمان دین کے سوا دیگر کلیسیاؤں کے خادمان دین کو پہلے یہ حق حاصل نہ تھا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسری کلیسیاؤں کے خادمان دین بھی شاہی گرجاؤں میں وعظ نماز کر سکیں گے۔ اب تک جھگڑا اس بات پر تھا کہ جب تک بشپ صاحب کی طرف سے تقرر یا کم از کم لائسنس نہ ملے وہ چرچ آف انگلینڈ کے کسی گرجا میں وعظ و نماز نہ کر سکتے تھے۔ اب ایسے لائسنس و تقرر کی ضرورت نہ رہیگی۔ دیگر کلیسیاؤں کا تقرر اس خدمت کے لئے کافی سمجھا جائیگا۔ دوسرا نتیجہ یہ نکلیگا کہ چرچ آف انگلینڈ کے خادمان دین اگر دیگر کلیسیاؤں میں بلا اجازت بشپ صاحبان نماز کراتے اور وعظ سناتے تو اُن سے بشپ صاحب اپنا لائسنس چھین لیا کرتے تھے۔ اب غالباً اس کی بھی ضرورت نہ پڑیگی۔ دیکھئے باقی بشپ صاحبان بادشاہ سلامت کے اس درست فعل کی نسبت کیا کہینگے۔

(۱۱)

**ہند میں کلیسیا۔** حال ہی میں انگلستان میں ایک انجمن کے سامنے ہندوستان کے میٹرو پولیٹن صاحب نے کلیسیائے ہند پر ایک مؤثر و پُر تعلیم مضمون سنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہندوستان کے سارے بشپوں کو یہ یقین ہے کہ انگریزی کلیسیا کی نئی تجویز کے مطابق جب ہند کی کلیسیا کو آزادگی اور اختیار مل جائیگا جو کہ اس کا مناسب حق ہے تو وہ زیادہ مؤثر طور سے خدمت کر سکیگی۔ نہ صرف یوروپین کی بلکہ اینگلو انڈین اور ہندوستانی مسیحی جماعتوں کی بھی۔ انہوں نے یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ اہالیان جماعت زمانہ سابق کی نسبت اپنے بشپوں پر زیادہ اعتبار کریں۔ لوگ اپنے سرنیل و جرنیل کی ہدایت پر عمل کرنے کو پورے طور سے تیار ہوتے ہیں لیکن کلیسیائی امور میں وہ بشپوں کی ہدایت کے مطابق چلنے پر رضامند نہیں۔ حالانکہ بشپ صاحبان نے اپنی ساری عمر اس خدمت کے لئے نثار کر دی ہے۔ پس یہ کلیسیائی نئی تجویز کلیسیائے ہند کو نئی زندگی عطا کریگی۔ کیونکہ اسکو زیادہ اختیار حاصل ہو جائیگا۔

(۱۲)

## کرسچن پریم سبھا لاہور کا جلسہ

۳۱ جولائی کی شام کو اورینٹل بلڈنگ میں کرسچن پریم سبھا لاہور کا جلسہ قلعہ گوجر سنگھ میں فراہم ہوا۔ حاضرین میں پادری سپرلیس صاحب۔ مسٹر ایس ڈیوڈ مسٹر ولیم بھی شامل تھے۔ قرار پایا کہ آنے والے ہفتہ میں نولکھا مشن لیونڈہ میں پریم سبھا کا جلسہ پھر فراہم ہو جو اس جلسہ میں حاضر ہونگے اُن کے خیر مقدم میں مسٹر ولیم کی طرف سے دعوت ہوگی بجملہ مسیحی دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ خود بھی اس جلسہ کی شمولیت کا فخر حاصل کریں اور اپنے دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔ اس جلسہ میں پریم سبھا کے پختہ قیام کا انتظام کیا جائیگا۔ جلسہ کی فراہمی کا وقت نامعلوم ہے۔ شاید پھر اطلاع دی جائیگی۔

## انڈیا سنڈے سکول یونین اور تمام دنیا کے سنڈے سکولوں کا خاص دن

امسال انڈیا سنڈے سکول کی پچاسویں سالگرہ ہے۔ اس یونین کی کارکن کمیٹی نے اتوار کا دن مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء ایک خاص اتوار دنیا کے سنڈے سکولوں کا خاص دن مقرر کیا تھا۔ لیکن پنجاب سنڈے سکول یونین نے اس دن کو بسبب رخصتوں کے غیر موزوں پاکر اتوار دسویں اکتوبر مقرر کیا ہے۔ امید قوی ہے کہ سارے سنڈے سکول اور کلیسیائیں ستمبر یا اکتوبر کے کسی خاص دن کو مقرر کرینگے تاکہ خاص عبادت ہو اور انڈیا سنڈے سکول کام کے لئے خاص چندہ جمع ہو۔ اس موقعہ پر استعمال کرنے کے لئے ایک خاص مسودہ تیار ہو رہا ہے۔ جو صرف انگریزی زبان میں ہوگا۔ بلکہ مختلف دیسی زبانوں میں بھی شائع کیا جائیگا۔ اور تھوڑے دن تک تمام ملک میں اسکی بابت درخواستیں کی جائینگی۔ درخواست میں یہ بات ہوگی کہ تمام چندہ جو اس وقت جمع کیا جائے وہ خاص کاموں کے لئے انڈیا سنڈے سکول یونین کو دیا جائے۔

اول۔ تاکہ وہ دیسی زبانوں کے انسٹی ٹیوٹس اور عارضی سکولوں کے لئے جو ہرگز یلزی (امدادی سکول) یونین کے متعلق ہوں خرچ مہیا ہو سکے۔

دوم۔ تاکہ کوتہ کے استادوں کے ٹریننگ سکول کے لئے انڈاؤمنٹ فنڈ شروع ہو جائے۔

براہ مہربانی مندرجہ بالا تاریخ جلسے کو یاد رکھیں اور خاص مدد کے لئے انتظار ہی کرتے رہیں۔ امید قوی ہے کہ اس بات کا یہ نتیجہ ہوگا کہ تمام انڈیا میں سنڈے سکول کا کام بڑھے اور بہتر حالت میں آجاوے۔

اے۔ جی۔ ایکنس
جنرل سکریٹری۔ آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو

## انگلستان کو لنکا کی طرف سے تحفہ

(لنکا کا ایک مسیحی مناد جو پہلے مسلم تھا لنڈن میں بین الاقوامی خدمت پر اپنی زندگی وقف کر چکا ہے۔)

لنکا کا ایک مسیحی مبلغ حال ہی میں لنڈن میں ایک ضروری خدمت پر متعین ہوا ہے۔ یہ شخص مسٹر کے۔ اے۔ گنجی ہے۔ جو وکٹوریہ گھاٹ کے قریب ایک ہوسٹل کا منتظم ہے۔ اس کی زندگی۔ کام اور جگہ کے جو حالات ہماری آگاہی میں آئے وہ بہت ہی دلچسپ ہیں۔

### تبلیغ

مسٹر گنجی لنکا کے معزز مسلم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے کنگز وڈ کالج۔ کانڈہ میں تعلیم پائی۔ دوران جنگ میں سالونیکا اور فرانس میں فوجی خدمت انجام دی لیکن مسیحی دین کی صداقت پر یقین ہوا اور وہ ایک مسیحی کلیسیا میں شامل ہوگیا۔ جنگ کے بعد

اس نے لنڈن میں غیر ملکیوں اور بالخصوص ملاحوں کے لئے اپنی زندگی وقف کردی ہے۔

## کام

وہ بورڈنگ ہاؤسوں اور ہسپتالوں اور بعض اوقات زندان خانوں میں جاتا ہے اور لوگوں سے ملاقات کرتا ہے۔ سنگھالی اور تامل اور کچھ چینی اور جاپانی زبان بولتا ہے۔ انگریزی زبان بھی جسے قریباً تمام مشرق کے جہازران جانتے ہیں واقف ہے۔ ایک فیاض انگریز نے انگلستان میں موجود غیر ملکیوں کے درمیان مسیحی کام کے لئے کچھ رقم عطا کی۔ اس میں سے کچھ مسٹر گنجی کے کام میں استعمال ہو رہی ہے۔ ایک عمارت جس میں بندرگاہ میں آکر جہازران قیام کرسکیں خریدی گئی ہے جو صاحب مصیبت زدگان کی امداد کرنا چاہتے ہوں وہ اس رہائشگاہ کی مدد کریں اور مطمئن رہیں کہ جس شخص کا نجات دہندہ اس کو وہ ادا کرینگے۔ اس کی تواضع اور مدارات نہایت عمدگی سے ہوگی۔ اس رہائشگاہ کا ذمہ دار مفصرم مسٹر گنجی ہے

## افیون خانہ کی تبدیلی

اس عمارت کی تاریخ بھی دلچسپ ہے۔ پہلے یہ بدنامی کی جائے قرار تھی جہاں افیون چوروں کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔ محراب دار طاقوں میں اب تک پائپ (حقہ) کے دھواں کا نشان ہے۔ جہاں پینے کے بعد حقے رکھے جاتے تھے۔ مگر تمام گھر کو اچھی طرح صاف کر دیا گیا ہے نہ خانہ میں گندی چٹائیاں اور خشک مچھلی کا سڑا ہوا ڈھیر ہوا کرتا تھا۔ ان کی بجائے اب کوئلہ اور لکڑی یہاں جمع کی جاتی ہے۔

## بین الاقوامی خدمت

گذشتہ ایام میں انگلستان نے مشرق کی جانب بہت سے قاصدان انجیل بھیجے۔ ہر انگلستان کی فرزند جگہ میں مشرق کی وہ حس جو اپنی خدمت کر خوشی سے حوالہ قرطاس کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی خوشی کا مقام ہے کہ مسیح کا یہ خادم ایک سابق مسلم ہے۔ دنیائے اسلام میں اخوت کی روح بالکل ایک حقیقی شئے ہے اور مسٹر گنجی سا آدمی اپنے اختیار کردہ مذہب کے لئے خاص عطیہ کا موجب ہے۔ اس امر کا وسعت قلبی سے اعتراف کرلینا چاہئے کہ جو غیر ملکی ملاح انگلستان کی بندرگاہوں میں آئے اس نے ان سے مسیح کی محبت کا بہت ہی کم اظہار کیا ہے۔ وہ آدمی جو انگلستان کو خیالی قوموں تک پہنچاتے ہیں بین الاقوامی خادم ہیں۔ انگریز مسیحی جو عالمگیر برادری کے مطالبات کو محسوس کرتے ہیں وہ لنکا کی اس مقبول امداد پر خوشی منائینگے۔

(ب س) خان

---

## ایک گلیلی لڑکا

ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی بات ہوا کرتی ہے۔ بیان افسانہ کے مذاق پر موقوف ہے۔ ہر زمانہ میں الگ الگ مذاق ہوا کرتے ہیں۔ فی زمانہ کہانیوں۔ فسانوں۔ ناولوں شعر اول کا زمانہ ہے۔ عجیب و غریب کہانیاں۔ فرضی فسانے۔۔۔ تصنیف ہو رہے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا بیوپار ہے۔ چار پیسے لگا کر چار آنہ۔ چار آنہ لگا کر روپیہ کمانا یہ اس مہذب زمانہ کا کام ہے۔ چونکہ مذاق پبلک کا قصوں کا ہو رہا ہے خوب کمائی کی جاتی ہے۔ بعض تواریخی فسانے مفید مگر اکثر لا یعنی ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ ہمارے مسیحی بھی اس میں مذاق رکھتے ہیں۔ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے اگر تصنیف نہیں تو نہ سہی۔ چونکہ انگریزی میں ایسے بہت فسانے ہیں۔ ترجمہ کر کے ہی ضرورت پوری کر لیتے ہیں چونکہ انگریزی میں ایسے فسانے بے شمار ہیں۔ اور اکثر مفید بھی ہیں۔ مسیحیوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی انگریزی ہی سے ترجمہ کر کے غرض پوری کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے قابل مترجم مسٹر ایچ۔ سی۔ سرکار نے ایک انگریزی فسانہ جونیل اے یوا ے آر گلیل کا ترجمہ ایک گلیلی لڑکا یوئیل کے نام سے کیا ہے۔ یہ صرف فسانہ نہیں بلکہ تواریخی واقعہ ہے۔ جسکو ہم لائف آف کرائسٹ کا نام دے سکتے ہیں۔ خداوند یسوع کی زندگی کے حالات۔ بیدائش۔ تعلیم معجزات صلیبی واقعہ کا بیان اچھے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ ترجمہ بھی صاف عام فہم ہے۔ ایک دفعہ شروع کردو تو ختم کئے بغیر کتاب ہاتھ سے نہیں چھوٹتی۔ ایسے ایسے متعدد فسانے اگر ترجمہ کر کے شائع کئے جائیں تو لوگوں کے لئے بہت مفید ہوں۔ جو لوگ انجیل کو پڑھنا پسند نہ کرنے۔ ایسے فسانوں سے وہ انجیل کی حقیقت اور نجات کی ضرورت اور نجات کے الٰہی انتظام سے واقف ہو سکتے ہیں۔ ہم مترجم صاحب کے شکر گذار ہیں۔ امید ہے کہ وہ آئندہ بھی اس سلسلہ کو قائم رکھینگے۔ یہ دو سو چالیس صفحہ کی کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپی ہے۔ مقودسٹ مشن نے شائع کی ہے قیمت معلوم نہیں۔ مگر پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے مل سکتی ہے شائقین ضرور منگوا کر پڑھیں۔

واعظ

---

## خبریں

**شملہ ۳ اگست**۔ مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ ملک معظم نے ہز ایکسیلنسی سر ہیو سٹیفنسن کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی کو ہز ایکسیلنسی سر ہنری وہیلر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے۔ سی۔ آئی کی جگہ پر جب وہ اپنے عہدہ کو خالی کرینگے صوبہ بہار و اڑیسہ کا گورنر مقرر کئے جانے کی منظوری عطا فرما دی ہے۔

(رینڈے ازم)

**جبلپور ۱۳ اگست**۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر ویدا سکا پرشاد مصر جنہیں کانگرس پارٹی کی سوراجیہ پارٹی نے صوبجات متوسط سے لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کیا ہے کانپور کے رہنے والے ہیں۔ اور وہ ابھی پچھلے دنوں تک آنریبل سیٹھ گوبند داس پرسنل سکریٹری تھے۔ مسٹر ویدا سکا پرشاد اس وقت الہ آباد میں لا اسٹوڈنٹ ہیں۔ اس نامزدگی سے پولیٹیکل حلقوں میں بھاری سنسنی ذرا سراسیمگی پیدا ہوگئی ہے۔ (رد)

**پیکن** یکم اگست ۱۴ غیر ملکی پادریوں کی تبہرٹانگ فو میں سخت حالت زار ہے۔ چینی سپاہ جوشانسی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس نے ان پادریوں کو بطور یرغمال کے رکھا ہوا ہے۔ ایک انگریز عورت اور اس کے چار بچوں کو بوریوں میں بند کر کے شہر کی دیوار سے اتار کر باہر نکالا گیا۔ دیوار پر گولہ باری ہو رہی تھی۔ وہ عورت خیریت سے پہنچ گئی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ باقی یورپین بھی خیریت سے ہیں لیکن ان پر سراسیمگی طاری ہے۔ کیونکہ گولہ باری اکثر ہوتی رہتی ہے۔

(بندے ماترم)

**خواجہ حسن نظامی کو افغانستان کے لئے** پاسپورٹ مل گیا ہے اور آپ بہت جلد افغانستان کی سیر پر جانے والے ہیں۔ اپنا مشن فی الحال مخفی رکھا ہے۔

(〃)

**۱ سوم اگست** ۔ پچھلے ہفتہ جو طوفان آیا ہے اس میں ۱۲۶ آدمی ہلاک ہوئے۔ چار سو لانچ ہیں۔ ایک کشتیاں ڈوب گئیں۔ جن میں سے ساٹھ بندرگاہ میں تھیں۔ نقصانات کا اندازہ اسی لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔ چار کشتیوں میں سے صرف اسی کشتیاں سپنج جمع کرنے کے لئے گئی تھیں۔ جن میں سے سب کشتیاں مع ۳۵۰ آدمیوں کے تباہ ہو گئیں۔

(〃)

**پونہ ۳ اگست** ۔ والیرائے ہند نے سرونٹس آف انڈیا ریلیف فنڈ کے لئے پانچسو روپے بھیجتے ہوئے مسٹر سری نواس ساستری کو لکھا ہے کہ :۔

میں آپ کے حال کے نقصانات میں امداد کے طور پر ایک قلیل سی رقم بھیج رہا ہوں۔ میں یہ رقم نہایت خوشی کے ساتھ بھیجتا ہوں۔ ایک تو آپ میرے پرانے آشنا ہیں۔ دوسرے آپ کی سوسائٹی کے کام کو مدنظر رکھتے ہوئے جس کا کچھ حصہ

میں نے اور لیڈی ارون نے دیکھا ہے۔ ایسا کرنا واجب ہے۔

(〃)

**میکسکو ۲ اگست** ۔ پریذیڈنٹ کیلس کو قتل کرنے کی سازش میں پولیس نے سات عورتوں اور دو آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گرفتار شدگان اس لیگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مذہبی آزادی کے حق میں ہے۔ پولیس سرکردہ سرغنہ ایک عورت ڈوردس کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہی ہے تا حال نئے مذہبی قوانین کے خلاف شہر میں کوئی شدید فسادات واقع نہیں ہوئے۔

(〃)

**مدراس ۲۹ جولائی** ۔ چونکہ کونسل نے استریوں کے انتخابات کونسل میں بطور امیدوار کھڑے ہونے پر سے پابندی دور کر دی ہے۔ اس لئے مسز کملا چٹیو پادھیائے نے جو مشہور شاعرہ سروجنی نائیڈو (چٹیو پادھیائے) کی دھرم پتنی ہیں اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مدراس کونسل کے انتخاب میں جنوبی کنارہ سے بطور امیدوار کھڑی ہونگی یا یقین کیا جاتا ہے کہ وہ کانگرس ٹکٹ پر کھڑی ہو رہی ہیں۔

(〃)

**پورلیا** ۔ ۲۹ جولائی ۔ بابو ہیرا لال مارواڑی ایک بڑے سوداگر ہیں اور ایک دوسرے لکھ پتی شخص نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پولیس نیاڈی (سیل) کے ڈاکہ بذریعہ موٹر کے متعلق ان کی تلاش میں تھی۔ ہر دو کی ضمانتیں نامنظور ہونے کے باعث انہیں حوالات میں زیر حراست رہنا پڑا۔ مسٹر حسن امام ان کے مقدمہ کی پیروی کرینگے۔

(〃)

**نواکھالی ۲۸ جولائی** ۔ مقامی اخبار "ولنٹیر وانی" اطلاع دیتا ہے کہ موضع بارنی کے موہن بنسی ناتھ کی ۲۰ سالہ بیوی نے فاقہ کشی کی تاب نہ لا کر پھانسی

لگا لی۔ اس کا خاوند غریب اور بے کار تھا اور اپنے خاندان کی پرورش نہیں کر سکتا تھا۔ مرحومہ ایک لڑکا اور لڑکی پیچھے چھوڑ مری ہے۔

(〃)

**ہندوستان ٹائمز کو معلوم ہوا ہے کہ** افغانستان کا شہزادہ کابل جانے کے لئے دہلی سے بمبئی میل پر ۲ اگست کی شام کو گذر گیا ہے۔

(〃)

**دہلی ۲ اگست** ۔ فسادات ریواڑی کے سلسلہ میں جو مقدمات ہندوؤں کے خلاف چلائے گئے تھے ان میں سے چند مسلمان گواہوں کی شہادت کے متعلق جن میں انسپکٹر پولیس بھی شامل ہے سپیشل مجسٹریٹ نے کہا تھا کہ وہ جھوٹی ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی اس درخواست کو کہ ان جھوٹے گواہوں کے خلاف حلف دروغی کا مقدمہ چلایا جائے۔ سپیشل مجسٹریٹ نے نامنظور کر دیا تھا۔ اب ہندوؤں نے اس حکم نامنظوری کے خلاف سشن جج کی عدالت میں اپیل کیا ہے اسکی آج پہلی پیشی ہے۔

(〃)

**شملہ ۲ اگست** ۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لالہ تیج رام گپتا کے خلاف رشوت ستانی کے مقدمہ کی تحقیقات خاص کمشنران نے جاری رکھیں ۳۰ جولائی کو صفائی کی آخری شہادت ختم کر دی گئی تھی۔ وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی نے مقدمہ کے دونوں پہلوؤں پر بحث کی۔ اب خاص کمشنران کی رپورٹ گورنمنٹ کے سامنے احکامات کے لئے پیش کی جائیگی۔

(〃)

**کتاب** ورتمان جیون کے شائع کنندگان کے خلاف عدالت مقدمہ فوجداری منجانب حکومت زیر دفعہ ۱۵۳ الف دائر کر دیا گیا ہے۔

(〃)

آپ نے نورِ افغاں کے کتنے خریدار بنائے ہیں؟

عالم کے ہر مقام میں حاضر ہے تو اس امر کے تسلیم کرلینے میں کیا حجت ہوسکتی ہے کہ وہ درخت میں خاص طور سے ظاہر ہو کر موسیٰ سے متکلم ہوا؟ آپ اس امر کو تسلیم کرلیں کیونکہ یہ بدیہی حقیقت ہے۔

پس جبکہ خدا ایک درخت میں ظاہر ہوسکتا ہے تو کیا وہ جامۂ انسانی میں ظاہر نہیں ہوسکتا؟ اس کا صاف اور بلاحیل و حجت کے یہی جواب ہوسکتا ہے کہ ہاں ظاہر ہوسکتا ہے۔

اب ذرا غور اور خوض سے کام لیجئے کہ انسان درخت سے افضل ہے وہ روح اور مادہ رکھتا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ہی معقول بات ہے کہ خدا کا ظہور ایک ایسے اعلےٰ وجود سے ہو جس میں مادہ اور روح دونوں ایک جا جمع ہیں۔ ایسا مخلوق انسان ہی ہے جو اشرف المخلوقات و موجودات ہے۔ اس میں روح اور مادہ دونوں کا اجتماع ہوا ہے اور انسانیت کی یہ فضیلت اس کو مظہر اللہ ہونے کے رتبہ تک پہنچا دیتی ہے۔ ممکن ہے کہ انسان کو جو یہ فضیلت بخشی گئی ہے شاید اسی وجہ سے ہو کہ وہ اپنی ذات و صفات کے ظہور کا اعلےٰ ذریعہ بنا سکے علاوہ ازیں یہ عمل بھی قابلِ غور ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر خلق کیا۔ اس صورت سے خدا کے اخلاقی اوصاف مراد ہیں۔ یہ اخلاقی اوصاف خداوند کریم نے انسان کو بھی عطا فرمائے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ دیگر مخلوقات سے بالکل علیحدہ اور برتر ہے۔ دنیا میں مخلوقات کے مختلف درجے ہیں یعنی جمادات۔ نباتات اور حیوانات انکو موالید ثلاثہ کہتے ہیں۔ نباتات کا طبقہ جمادات سے اعلےٰ ہے اور اسی طرح حیوانات۔ جمادات اور نباتات دونوں سے افضل ہیں اور انسان جو حیوان ناطق ہے ان سب سے افضل اور اعلےٰ ہے۔ اسکی خاص وجہ وہی ہے جو میں پیشتر بیان کرچکا ہوں کہ اس میں اخلاقی صفات ہیں اور وہ خدا کی صورت پر ہیں۔ یہ صفات ایسی ہیں کہ جن سے وہ نہ صرف دیگر حیوانات سے افضل اور برتر مانا جاتا ہے۔ بلکہ ان کے ذریعہ سے انسان خدا سے قربت بھی پیدا کرسکتا ہے۔ اور اسی وجہ سے خدا کی ذات و صفات کا ظہور انسانیت میں ہوسکتا ہے۔

خدا کے اخلاقی اوصاف متقاضی مظہر کے ہیں۔ یہ تقاضا خلقت کے ادنےٰ طبقہ سے پورا نہیں ہوسکتا۔ جمادات۔ نباتات اور حیوانات سے خدا کی قدرت عظمت اور بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خدا قدوس۔ رحیم اور عادل ہے وغیرہ۔ الٰہی اخلاق و اوصاف کا اعلیٰ ظہور عقلاً صرف خلقت کے اعلےٰ طبقہ میں ہوتا ہے۔ اب معلوم ہوتا ہے عقل اسکو بخوبی قبول کرتی ہے اور قائل ہوتی ہے کہ خدا انسانیت کو اختیار کرسکتا ہے اور اسکو اپنا مظہر بنا سکتا ہے۔ یعنی تجسم ممکن ہے۔

قرآن شریف کی جو آیتیں میں نے پیش کی ہیں انکی رو سے خدا کی ذات پاک کا ظہور آگ میں (فی النار) اور آگ کے گرد و گرد (من حولها) اور درخت میں سے (من الشجرة) ہوتا ہے کہ جس میں نہ ہونے کو کسی قسم کا شک ہوا اور نہ ہی کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس میں کسی قسم کے شک کی گنجایش ہی نہیں ہے اور نہ کسی قسم کی تاویل ہی ہوسکتی ہے۔ پس اگر خدا آگ میں سے اور آگ کے گرد اور درخت میں ظاہر ہوسکتا ہے تو کیوں وہ انسانیت میں ظاہر نہیں ہوسکتا؟ اسکو کونسا امر مانع ہے؟ اور میں نے یہ ثابت کردیا ہے کہ انسانیت ہی تمام مخلوقات و موجودات سے افضل ہے۔ پس اگر آگ اور درخت اس کے ظہور کا ذریعہ بن سکتے ہیں تو کتنا زیادہ انسانیت مظہر اللہ ہوسکتی ہے۔ اس سے خدا کی کوئی بے عزتی اور سبکی نہیں ہوتی۔ اسکی بے عزتی ہونے کے بجائے انسانیت کا رتبہ بے نہایت بڑھ جاتا ہے۔ اور پھر خدا ناپاک بھی نہیں ہوجاتا۔ کیونکہ مادہ بذاتہٖ ناپاک نہیں ہے۔ بلکہ خدا جس جگہ یا مقام یا مادی شے کو اپنے ظہور کا آلہ بناتا ہے وہ سراسر پاک ہوجاتی وہاں ناپاکی کا کیا دخل اور پھر وہ جو لامحدود ہے کسی مقام یا مادی شے میں ظاہر ہونے کی وجہ سے محدود و مقید نہیں ہوجاتا بلکہ ویسا ہی لامحدود رہتا ہے۔ اور نہ اسکو اس فعل کے سبب سے محتاجی کا کوئی عیب ہوسکتا ہے۔ وہ ویسا ہی رب العالمین بنا رہتا ہے۔ وہ خدا ہے نہ کہ انسان۔ مولوی صاحب! میرے یہ دلائل ایسے لاجواب ہیں کہ آپ کسی طریق سے بھی انکی تردید نہیں کرسکتے۔

**مولوی محمد صالح۔** میں اس امر کو تسلیم کرلیتا ہوں کہ واقعی خدا کسی مادی جسم میں ظاہر ہوسکتا ہے۔ اور باوجود وہ ظاہر ہونے کے وہ ہر قسم کے عیوب و نقصانات سے بری رہتا ہے۔ مگر کیا آپ بائبل میں سے کوئی ایسی آیت پیش کرسکتے ہیں کہ پرانے عہدنامہ میں کوئی ایسی پیشنگوئی کی گئی تھی کہ خدا انسانی جسم میں ظاہر ہوگا۔

**ڈاکٹر حشمت اللہ۔** خداوند کریم آپ کو نیک ہدایت بخشے کہ آپ نے مسیحی دین کی ایک عظیم الشان صداقت کو بلاخوف و خطر مردانہ وار برملا تسلیم کرلیا ہے۔ اب رہی دوسری بات۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ پرانے عہدنامہ میں کئی مختلف مقاموں میں نبیوں نے خدا کے الہام سے اطلاع دی ہے کہ ایک خاص وقت پر خدا کا ظہور جامۂ انسانیت میں ہوگا۔ چنانچہ دیکھئے یسعیاہ ۷: ۱۴ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عمانوایل رکھیگی۔ پھر یسعیاہ ۹: ۶ و ۷ میں لکھا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا شہزادہ۔ اُسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت پر اور اُسکی مملکت پر آج سے لیکے ابد تک بندوبست کریگا۔ اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشیگا۔ رب الافواج کی غیوری یہ کریگی پھر میکہ ۴: ۲ میں لکھا ہے کہ شریعت صیحون سے اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا اور بہتیری قوموں کے درمیان عدالت کریگا پھر ذکریاہ ۲: ۱۰ میں خدا کہتا ہے کہ اے صیحون کی بیٹی تو گا اور خوشی کر۔ کیونکہ دیکھ میں آؤنگا اور تیرے درمیان سکونت کرونگا۔ خدا

(باقی آئندہ)

# ہماری بائبل اور مسلم علماء

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بائبل بدل گئی۔ تحریف ہو گئی اس کی کچھ قدر و توقیر نہیں ہو سکتی۔ وہ ایک فضول کتاب ہے۔ عیسائی اس کی اصلیت و اعتبار کا۔ اس کی قدر و منزلت کا کچھ بیان نہیں کر سکتے۔ کتاب ہذا میں اعتراضات مذکورہ کا دندان شکن جواب دے کر بائبل کی اصلیت و اعتبار کا۔ بائبل کی قدر و قیمت کا ایسا بیان کیا گیا ہے جو نہ صرف ہر ایک بائبل کے مخالف کی مناسب تادیب کرے بلکہ بائبل مقدس کی بابت ہر ایک مسیحی کے ایمان و امید و محبت کو زیادہ کرے۔ ہر ایک مسیحی مناد و مبشر کی تقویت کا باعث ہو۔ ہر ایک متلاشی کے لئے تعلیم کا کورس ہو اردو زبان میں یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ ضخامت دو سو صفحہ سے زیادہ ہے۔ قیمت بغیر محصول ایک روپیہ (عہ) ہے۔

پادری غلام مسیح ایڈیٹر نور افشاں نیکلسن روڈ۔ لاہور سے طلب فرمائیں۔

# سیالکوٹ کنونشن

۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء ۸ بجے شام سے لیکر ۳۰ ستمبر ۱۹۲۶ء تک

**مضمون** مسیح میں ہماری فتحیاب زندگی (رومیوں ۸: ۳۷)

ہماری فتحیاب زندگی صرف مسیح کی طاقت اور مدد سے بسر ہو سکتی ہے۔ مسیح میں جلال کی امید اور ہماری فتحیاب زندگی کو بسر کرنے اور یسوع سے کثرت سے زندگی پانے کے لئے سیالکوٹ کنونشن میں ضرور تشریف لائیے۔

اگر اور کوئی بات دریافت کرنی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔

**ڈاکٹر جے۔ اے مکانل صاحب**
**معرفت پوسٹ ماسٹر**
**سرینگر کشمیر**

نور افشاں کے لئے خریدار دیکھئے۔

# ینگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُنکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اسکے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کتا اعہ سے اللعہ تک کرو کونول عہ سے ععہ تک۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

# تین ہماری یونانی حکمی دوائیں ۱۲/۱۲

(۱) دمہ خشک ہو یا تر یہ ایک مجرب اور مشہور طبی دوا ہے دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت عہ

(۲) ہر قسم کی کمزوری دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت فی شیشی عہ

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ۔ چوتھیہ۔ تجار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲/ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

ڈاکٹر ای۔ این او بیدار خورجہ ضلع بلند شہر

# اشتہار کتب

**تسخیر پنجاب**۔ انگریزوں کے سکھوں سے جنگ و جدال اور پنجاب کو فتح کرنے کا بیان ناول کی صورت میں صفحہ ۲۱۲ - ۸/

**تلاش حق**۔ سچے مسیحیوں کی زندگی کی تاثیر اور ان کے نیک نتیجوں کا کہانی کے طرز پر بیان صفحہ ۱۱۵ - قیمت ۶/

**طالبان حق**۔ سنیکا۔ ایپکٹیٹس ورکس اوریلیس سے مشہور رومی فلاسفروں کے دلچسپ واقعات و نصیحت آمیز اقوال صفحہ ۱۹۹ - اصل و رعائتی ۸/ مجلد۔

**تقلیعات التعلیقات**۔ منشی چراغ علی صاحب کی کتاب تعلیقات کا جواب از پادری عماد الدین صاحب صفحہ ۱۰۰ - ۱/

**تحفہ مستورات ہند**۔ اے۔ ایل۔ او۔ ای کی کہانیاں عورتوں اور لڑکیوں کے لئے مجلد ۸/

**تحفہ مردانِ ہند**۔ مردوں اور لڑکوں کے لئے اے۔ ایل۔ او۔ ای کی کہانیوں کا مجموعہ مجلد ۸/

**کتاب تواریخ المسیح** حصہ دوم۔ مسیح کی پیدائش و بچپن کے مفصل حالات اور ۳۰ سالہ زندگی کا بیان صفحہ ۱۴۰ - ۲/

**توزین الاقوال**۔ مرزا غلام احمد صاحب کے دعووں کی جانچ پڑتال۔ صفحہ ۵۰ - ۲/

**مسیحیت و سائنس**۔ از پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ اس میں ثابت کیا ہے کہ مسیحی دین اور سائنس میں درحقیقت کوئی مخالفت و جدائی نہیں ہے۔ صفحہ ۸۰ - ۲/

**تسہیل التعلیم**۔ مس فُد صاحبہ کی مرتبہ اُردو کی دوسری کتاب۔ صفحہ ۴۳ - ۲/

المشتہر

**سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی**
**انارکلی۔ لاہور**

پادری ڈبلیو جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔